اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت دو پیسے

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۸ھ یوم جمعہ | مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲۴

375

Ferozepur City

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے "امیر قوم" ڈکٹیٹروں کی صف میں

اخبار "پیغام صلح" نے جس کے نزدیک سیاسیات کے متعلق کوئی بات کہنا اسلام کی تبلیغ و اشاعت سے برگشتہ ہونا ہے "ڈکٹیٹروں کی حریصانہ منفعت جوئیاں اور زر پرستیاں" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں یورپ کے ڈکٹیٹروں پر لے دے کرتے ہوئے ایک فقرہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

"ڈکٹیٹر احتساب سے اپنے آپ کو بالکل بالا سمجھتے ہیں۔ وہ جناب خلیفہ قادیان کی طرح اپنے کسی پیرو کو اعتراض و تنقید کی اجازت ہی نہیں دیتے۔ اس صورت میں اگر وہ حرص و ظلم اور خود پسندی کی طرف مائل ہو جائیں۔ تو ایک قدرتی اور لازمی بات ہے۔" (پیغام ۲۶ ستمبر)

ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یورپ کے ڈکٹیٹروں میں شمار کر کے آپ کے متعلق وہ تمام کمینہ اور دل آزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو ڈکٹیٹروں کے خلاف لکھے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک اس وقت صفحۂ عالم پر ایک ہی ایسا نظام ہے۔ جو ہر قسم کے نقص سے پاک اور تعلیم اسلام کے عین مطابق ہے اور وہ غیر مبایعین کا نظام ہے۔ جنہوں نے اپنی انجمن کے صدر کو "امیر قوم" کا لقب دے رکھا ہے:۔

قطع نظر اس سے کہ "پیغام صلح" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کو ڈکٹیٹر قرار دے کر۔ اور آپ کی شان میں بالواسطہ نہایت کلیف دہ الفاظ استعمال کر کے جماعت احمدیہ کی سخت دل آزاری کی ہے۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا "پیغام صلح" کے "حضرت امیر" جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اپنے پیرووں کو اپنے اوپر اعتراض و تنقید کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اگر دے رکھی ہے۔ تو بتایا جائے کہ آج تک ان پر کونسے اعتراض اور تنقید کی گئی جسے انہوں نے ٹھنڈے دل سے سُنا۔ اور فراخدلی سے برداشت کیا اگر اس قسم کی کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس کے خلاف کئی مواقع پر مولوی محمد علی صاحب نے کوئی چھوٹا موٹا اعتراض کرنے والوں کے خلاف بھی سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ تو کس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی طرف سے ان کے ہر پیرو کو اس بات کی کھلی اجازت ہے۔ کہ ان پر اعتراض و تنقید کرے۔ اور جب "پیغام صلح" کے "حضرت امیر" اپنے کسی پیرو کو اعتراض و تنقید کی اجازت ہی نہیں دیتے" تو کیوں انہیں یورپ کے ڈکٹیٹروں کی صف میں کھڑا نہ کیا جائے۔ اور کیوں "پیغام صلح" کے ان الفاظ کا ان کو مصداق نہ سمجھا جائے۔ کہ:۔

"اس صورت میں اگر وہ حرص و ظلم اور خود پسندی کی طرف مائل ہو جائیں۔ تو یہ ایک قدرتی اور لازمی بات ہے"

"پیغام صلح" نے "موجودہ ڈکٹیٹروں میں سے سب سے زیادہ شہرت" رکھنے والے ڈکٹیٹر ہٹلر کی طرف خاص توجہ مبذول کی ہے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جرمنی کے چانسلر کی حیثیت سے اس کو قریباً چالیس ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن جب حکومت پر اس کا پوری طرح قبضہ ہو گیا۔ تو اس نے یہ کہہ کر تنخواہ لینے سے انکار کر دیا۔ کہ مجھے اپنی کتابوں سے جس قدر رائلٹی حاصل ہوتی ہے۔ وہ میرے مصارف کے لئے کافی ہے"

اس کے بعد یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر نے اپنی کتب فروخت کر کے اپنی آمدنی بڑھانے کے کئی خاص طریق اختیار کر رکھے ہیں۔ مثلاً اس کی کتاب مائین کمف کا کوئی مستعمل نسخہ فروخت نہیں ہو سکتا۔ اور جب کسی شخص کی شادی ہوتی ہے۔ تو اُسے ہٹلر کی کتاب مائین کمف کا ایک نسخہ ہٹلر کی طرف سے بطور تحفہ دیا جاتا ہے لیکن اس تحفہ کی زد ہٹلر کی زر طلب ایرانہ حیثیت پر نہیں پڑتی۔ بلکہ اس کی قیمت حکومت کے خزانہ سے ادا کی جاتی ہے مشہور یہ ہے کہ ہٹلر سرکاری خزانے سے ایک پائی بھی نہیں لیتا بلکہ مفت میں ان رات کام کرتا ہے اور اپنی کتابوں کی رائلٹی پر اس کا گزارہ ہے۔ لیکن حرف انہی دو مدوں کے بالواسطہ ذریعہ سے وہ ہر سال قریباً دو لاکھ پونڈ جرمنی کے خزانہ اور جرمن قوم کی جیبوں سے نکال لیتا ہے اس کی آمدنی اور فراہمی زر کا یہ صرف ایک ڈپلومیٹک طریق ہے"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ "پیغام صلح" کو موجودہ ڈکٹیٹروں میں سے سب سے زیادہ شہرت رکھنے والے ڈکٹیٹر میں سب سے بڑا جو عیب نظر آیا۔ وہ اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ اس کے "حضرت امیر" میں بھی پایا جاتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ملازم تھے۔ تو انجمن کے تمام کارکنوں سے زیادہ

ان کو تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن جب انہوں نے لاہور جا کر علیحدہ انجمن بنالی۔ اور خود "امیر قوم" بن بیٹھے۔ تو اس بنا پر تنخواہ لینے سے انکار کر دیا کہ مجھے اپنی کتابوں سے جس قدر رائلٹی حاصل ہوتی گئی۔ وہ میرے مصارف کے لئے کافی ہے۔ اور اس وقت سے ہزارہا روپیہ انجمن کے خزانہ سے وصول کر چکے اور کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے عجیب غریب طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ مثلاً اپنی کتابیں یورپ وغیرہ میں مفت بھیجنے کی تحریک کرتے ہیں۔ اور اس طرح جس قدر رقم موصول ہو اس میں سے بھی اپنی رائلٹی وصول کر لیتے ہیں خواہ کتابیں واپس ہی آجائیں۔ غرض "قوم" سے کتابوں کی رائلٹی کے طور پر ہزاروں روپے وصول کرنے والے مولوی محمد علی صاحب ہی ہیں۔ اور اس طرح بھی ڈاکٹروں سے انہیں بہت کچھ مشابہت حاصل ہے اور وہ دنیا کے بہت بڑے ڈاکٹر کے مثیل کہلا سکتے ہیں۔

معلوم ایسا ہوتا ہے "پیغام صلح" نے یورپ کے ڈاکٹروں کو سامنے دیکھ کر اپنے دل کا بخار اپنے "حضرت امیر" کے متعلق نکالا ہے اور انہیں ان تمام الفاظ کا مصداق قرار دیا ہے جو ڈاکٹروں کے متعلق اس نے لکھے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ستمبر۔ کنری (سندھ) سے ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے آج ۱۱ بجے صبح حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع خدام بخیریت پہونچ گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دوران سر کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج درد نقرس کی تکلیف کے علاوہ بخار کی بھی شکایت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بسلسلہ تربیت بھیجے گئے

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں چوہدری محمد یوسف صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی کی صدارت میں مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے حقیقی مسلم کے فرائض کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

یوم عمل اجتماعی ۲۸ ستمبر کے متعلق ضروری اعلان

حسب اعلان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء کو صبح سات بجے سے بارہ بجے تک قادیان کے تمام احمدی احباب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دار الرحمت اور دار العلوم کی درمیانی سڑک پر مشقت کا کام کریں گے۔ اس سے قبل مجلس کے ذاتی سامان کے علاوہ محلوں سے بھی کدالیں اور ٹوکریاں حاصل کی جا چکی ہیں۔ مگر پھر بھی مجلس کے پاس کافی سامان ہے۔ اس لئے کوئی دوست اپنی ٹوکری یا کدال لے کر نہ آئیں۔ ورنہ مجلس کے سامان کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جنرل سیکرٹری

درخواست دعا

چوہدری عطاء اللہ خان باجوہ بی۔ اے آئی۔ اے۔ ایس کے مقابلہ کے امتحان میں ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو شامل ہو کر امتحان دے گا۔ تمام احباب جماعت و ناظرین اخبار الفضل سے التجا ہے۔ کہ تم دعا فرمائیں۔ خداوند تعالیٰ عزیز مذکور کو مقابلہ میں کامیاب کرے۔ آمین

غلام سرور منصور منزل ادکاڑہ

آستانۂ امن وامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ہے کچھ؟ کیا تجھے اے قادیاں سمجھا تھا میں
بے شبہ جنت نشاں دارالاماں سمجھا تھا میں

یوسف مصر رسالت کی زیارت کے لئے
جانے والے کارواں کا کارواں سمجھا تھا میں

آگ کچھ ایسی لگی بجھنے میں آتی ہی نہ تھی
اور تجھ کو چشمۂ آب رواں سمجھا تھا میں

چھوڑ کر اپنا وطن پیارا وطن۔ رشکِ چمن
جس کی نیرنگی بہار بے خزاں سمجھا تھا میں

آگیا لبیک گویاں جب سنی دلکش صدا
حج اکبر کے لئے جس کو اذاں سمجھا تھا میں

کچھ تمنائیں تھیں دل میں اور کچھ ارمان تھے
جن کے بر آنے کا موقع یہ مکاں سمجھا تھا میں

بن پڑا جو کچھ، وہ۔ نذرِ شاہِ خوباں کر دیا
جس کو صدق دل سے مہدیٔ زماں سمجھا تھا میں

اللہ اللہ خُلقِ احسن اور وہ خَلقِ حسن
حسن و احساں میں فرید انس و جاں سمجھا تھا میں

اس مسیحائی کے صدقے میں ملی جو زندگی
جسم فانی میں حیات جاوداں سمجھا تھا میں

جب بڑھا حق کا سبق، روشن ہوئے چودہ طبق
طور صدہا ذرے ذرے سے عیاں سمجھا تھا میں

قدر دانِ عشق تھا حسنِ جہاں افروزِ یار
لیلۃ المعراج ہر شب بے گماں سمجھا تھا میں

تازہ تازہ وحی سے بڑھتا تھا ایمان و خلوص
اور اعمالِ نکو میں صد جناں سمجھا تھا میں

جنگ تھی ابلیس سے تا اسکو رکھدوں پیس کے
آہنی اپنا قلم سیفِ و سناں سمجھا تھا میں

قصہ ہائے عہد پیشیں سے نہ دلچسپی رہی
شاہنامہ داستانِ باستاں سمجھا تھا میں

سوجھتے تھے روز مضموں بیسیوں مجھکو نئے
معرفت کے نکتے۔ نقطے میں نہاں سمجھا تھا میں

بادۂ عشق و محبت کی وہ سرشاری کہ میں
سر زمین قادیاں کو آسماں سمجھا تھا میں

ضو فگن تھا جس سے وہ بدرِ نبوت شمسِ حق
اک جھلک کو ماصلِ کون و مکاں سمجھا تھا میں

جھولیاں بھر لیں سمیٹے خوب ہی لعل و گہر
ان کا ہر اک قول گنج شائگاں سمجھا تھا میں

جلسہ ہائے سیرتِ نبوی میں یہ اعلان ہو
احمدیت کو محمدؐ کا نشاں سمجھا تھا میں

وہ بُرُوزِ مصطفیٰؐ سے آیا پھیر دین ہُدیٰ لے
جس کو اک شہزادہ امن و اماں سمجھا تھا میں

امنِ عالم اس سے وابستہ خدا نے کر دیا
اس کو تقدیرِ خدائے دو جہاں سمجھا تھا میں

دیکھ لینا ایک دن ہوگی یہی جائے پناہ
سجدہ گاہِ راستاں جو آستاں سمجھا تھا میں

ملک سے خارج کیا تھا ملک سے خارج ہوئے
یہ سراسر قہر ربّ مومناں سمجھا تھا میں

دیکھئے اس جنگ میں آتا ہے کیسا انقلاب
زلزلہ سن چودہ ۱۹۱۴ء کا بھی اک نشاں سمجھا تھا میں

آخرش فتح و ظفر ہے انگلش سرکار کی
یہ سرانجام دعائے دُلتاں سمجھا تھا میں

سال ہے چونتیسواں ۳۴ آئے ہوئے اکمل یہاں
جو بھی سمجھا تھا وہ بالکل ٹھیک ہاں سمجھا تھا میں

اکمل عفا اللہ عنہ
۲۷ ستمبر ۱۹۳۹ء

اعلان تعطیل ۲۸ ستمبر یوم عمل کی وجہ سے تمام مرکزی دفاتر بند رہیں گے۔ اور "الفضل" کے کارکن بھی شریک عمل ہوں گے۔ اس لئے ۳۰ ستمبر کا اخبار شائع نہ ہوگا۔ مینیجر

ضروری اعلان۔ جماعتوں کو نمونے کے طور پر امن عالم اور ہمارا رسول کی ایک ایک کاپی بھجوائی گئی ہے۔ اگر زیادہ تعداد درکار ہو تو نشر و اشاعت سے منگوا سکتے ہیں (مہتمم نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

376

تعلیم وتربیت

اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ

اصلاح اور تربیت کا کام جتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اُسی قدر اس کی طرف کم توجہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس کام کو نظر انداز کرنے کی صُورت میں قوم کی بربادی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کو فضیلت علی العالمین کا درجہ حاصل تھا۔ اور مسلمانوں کو خیر امّت کا لقب دیا گیا۔ جو اور کسی امت کو نہ ملا۔ لیکن اصلاحی طریق کو چھوڑ دینے کا یہ نتیجہ ہوُا۔ کہ بنی اسرائیل کو خدا کے انبیاء علیہم السلام کی زبان پر ملعون قرار دیا گیا۔ اور اس قوم کی بربادی کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی۔ کہ کانوا لا یتناھون عن منکرٍ فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (مائدہ) کہ ان میں یہ مرض پیدا ہو گیا تھا۔ کہ ایک دوسرے کو بُرائی سے روکتے نہ تھے۔ اور یہ ایسا امر تھا۔ کہ ان کے حق میں نہایت خطرناک اور بُرا تھا۔ اور مسلمانوں نے جب دین کو چھوڑ دیا۔ اور لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہٗ ولا یبقیٰ من القراٰن الا رسمہٗ (الحدیث) کے پورے مصداق ہو گئے۔ اور نیکیوں کی بجائے بدیوں نے ان کے اعمال کو گھیر لیا۔ تو خدا کے غضب کے مورد ہوئے۔ اور مغضوب علیھم اور ضالین قرار پائے۔

یہ امر تجربہ سے ثابت ہے اور تمام آسمانی کتب اس پر شاہد ہیں۔ کہ دُنیا میں بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو خدا کے دین کو قائم کرتے ہوں۔ اور اصلاح اور تربیت کے کام کو حقیقی معنوں میں سرانجام دیتے ہوں۔ اور ان میں سے الا ماشاء اللہ اکثر کا یہ حال ہے۔ کہ وُہ ایسا غلط قدم اٹھاتے ہیں۔ کہ بجائے اصلاح کے فساد کی صُورت اور بجائے بیماری کو دُور کرنے کے ایک دوسری بیماری پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں بالعموم ایسا کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص یا عیب پایا جاتا ہے تو اُسے نقص اور عیب کی طرف سختی سے متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اصلاح کا اور کیا طریق ہو سکتا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ یہ طریق اصلاح اور تربیت کا نہایت خطرناک ہے۔ اور اس کے اختیار کرنے سے کبھی نیک نتائج پیدا نہیں ہو سکتے لیکن باوجود اس کے اس طریق کو بھی نہایت بے استقلالی کا ثبوت دیتے ہُوئے چند دن کے بعد ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور قابل اصلاح شخص کے متعلق تمام لوگوں میں چرچا شروع کیا جاتا ہے کہ ہم نے تو اس کی اصلاح کی کوشش کی تھی۔ لیکن وُہ تو بہت بگڑ چکا ہے اور اس کی اصلاح کی کوئی صورت باقی نہیں۔ اور جو لوگ طبیعت کے تیز ہوتے ہیں۔ وُہ تو بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے بھائی کی اصلاح سے بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وُہ ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور اگر فی الواقعہ ان کے اندر اپنے روحانی بھائی کے لئے سچی ہمدردی اور تڑپ ہو۔ تو وہ کبھی ایسی جلد بازی نہ دکھائیں۔ بلکہ جس طرح اپنے کسی عزیز کی بیماری پر وُہ ہر ممکن کوشش سے علاج کرتے ہیں۔ اور نہایت استقلال اور صبر سے علاج جاری رکھتے ہیں۔ اسی طرح اپنے روحانی بھائی کی روحانی بیماری کے ازالہ کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع سے سچی ہمدردی اور تڑپ تھی اور اسی وجہ سے آپ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر تکلیف اٹھاتے اور ہر مصیبت برداشت کرتے۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلّک باخعٌ نفسک الا یکونوا مومنین کہ اے رسولؐ شائد تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ لوگ کیوں ایماندار نہیں ہوتے۔

اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نمونہ کو ایک طرف رکھیں۔ اور دوسری طرف اپنی بے استقلالی پر نظر کریں۔ تو زمین و آسمان کا فرق ظاہر ہوگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اصلاح اور تربیت کا علاوہ دیگر طریقوں کے ایک نہایت عمدہ طریق بتایا ہے جو احادیث میں مذکور ہے۔ کہ:۔

المسلم مرآۃ المسلم

یعنی مسلمان بھائی۔ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح آئینہ میں دیکھنے والا شخص اس کے مشورہ کو قبول کرتا ہے۔ اگر اس کے مُونہہ پر کوئی بدنما دھبّہ یا داغ ہوتا ہے۔ تو وُہ فوراً اس کی اصلاح کر لیتا ہے۔ اور کبھی اس کے توڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ آئینہ کو اپنا کامل خیر خواہ اور ہمدرد سمجھتا ہے۔

اسی طرح اگر مسلمان بھائی اپنے مسلمان بھائی کے لئے آئینہ کے حکم میں ہو۔ تو کبھی فساد اور اختلاف کی صُورت رُونما نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم جب کسی بھائی کی اصلاح کے لئے قدم اٹھاتے ہیں۔ تو وُہ ہم سے لڑ پڑتا۔ اور ہماری نصیحت کو قبول کرنے کے لئے طیار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہمارے اندر اپنے بھائی کی اصلاح کے لئے سچی ہمدردی اور تڑپ نہیں ہوتی۔ ہم آئینہ کی طرح اپنے بھائی کو اس کے عیب سے واقف نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے عیب کا لوگوں میں جا بجا چرچا کرتے ہیں۔ اور یوں ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا ہمیں اس سے بڑی ہمدردی ہے۔ حالانکہ ہمدردی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے بھائی کے عیب کسی اور پر ظاہر نہ کریں۔ جس طرح آئینہ صرف اپنے دیکھنے والے پر ہی اس کا عیب ظاہر کرتا ہے۔ دوسروں کے عیوب کو ظاہر نہیں کرتا۔ اسی طرح اگر مسلمان بھائی اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرے۔ اور اس سے ہمدردی دکھلائے۔ اور تکلیف اٹھا کر بھی اپنے بھائی کی اصلاح چاہے۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ وُہ اپنے بھائی کی اصلاح میں کامیاب نہ ہو۔

دُنیا میں خدا کے مامور آتے ہیں اور چونکہ ان میں کامل اور سچی ہمدردی بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے موجُود ہوتی ہے۔ اس لئے باوجود تن تنہا ہونے کے ہزاروں اور لاکھوں لوگوں۔ کو عیوب و نقائص سے پاک اور صاف کر کے دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں یہ مقدسین کا گروہ نہایت استقلال سے اپنا کام کئے جاتا ہے اور آخر کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن ہم تو اپنی چند روزہ کوشش کے بعد جب دیکھتے ہیں۔ کہ اصلاح کی صُورت پیدا نہیں ہُوئی۔ تو اپنے آپ کو اپنے فرض سے سبکدوش خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ نہ اپنے بھائی کے لئے سچی کوشش کو ہم عمل میں لاتے ہیں۔ اور نہ اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے اُس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے گند اس کی طرف منسُوب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا ہم اپنے بھائی کی بیماری دُور کرنے گئے تھے۔ اس کی بیماری تو جُوں کی تُوں رہ جاتی ہے۔ اور خود اپنے اندر بیماری پیدا کر کے آ جاتے ہیں۔

الغرض وُہ طریق اصلاح اور تربیت کا جو عوام الناس میں رائج ہے۔ وُہ درست نہیں۔ اور نہ اسلام اسے پسند کرتا ہے۔ بلکہ اس طریق کے اختیار کرنے سے فتنہ و فساد بڑھتا ہے۔ اصلاح کا وُہی طریق درست ہے جو المسلم مرآۃ المسلم میں بیان کیا گیا ہے لمثل ھذا فلیعمل العاملون اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ وُہ ہمیں سچے معنوں میں بنی نوع کی خدمت کی توفیق دے۔

خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل قادیان۔

اہم ملکی حالات و واقعات

ہندوستان میں جرمن نظر بند

شملہ ۲۶ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ہندوستان میں قریباً ڈیڑھ ہزار جرمن آباد ہیں۔ جن میں سے ۸۵۰ نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں آسٹریا اور چیکوسلواکیہ کے بعض مشتبہ اشخاص بھی شامل ہیں۔ جو لوگ برطانوی قومیت اختیار کر چکے تھے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ گرفتار کئے جانے والوں میں جن لوگوں کے پاس اس قدر سرمایہ یا آمدنہ ہو کہ بیوی بچوں کے لئے گزارہ کا انتظام کر سکیں درخواست دینے پر ان کے لئے گزارہ کا انتظام بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں کو کسی خاص علاقہ میں بعض پابندیوں کے ساتھ رہنے دیا جائے۔ ان کے لئے پولیس میں مقررہ وقت پر حاضری دینے اور دوسری جگہوں پر آنے جانے کے لئے پرمٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ جرمن اور آسٹرین باشندوں کو بعض اشیاء اپنے پاس رکھنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ بیماروں کو نظر بند نہیں کیا گیا بلکہ سول حراست میں رکھا گیا ہے۔ سب کو اپنا سامان وغیرہ درست کرنے اور اپنی جائدادوں کو محفوظ کر کے مہریں وغیرہ لگا دینے کے لئے بھی وقت دیا گیا۔ نظر بندوں کو دو طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ افسر و غیر افسر۔ افسروں کے لئے تین روپیہ یومیہ کی ادائیگی پر خوراک کا خاص طور پر انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ چھ من تک سامان بھی اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ دوسرے طبقہ کے لوگوں کو وہ خوراک دی جاتی ہے۔ جو یورپ میں مزدور طبقہ کے لوگ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پہلے ایسے تیس کیمپ کھولے گئے تھے۔ مگر اب انہیں ایک ہی مرکزی کیمپ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گو ملک میں نازی پروپیگنڈا کا جال بچھا ہوا تھا مگر گرفتاری کے وقت کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ چند جرمنوں نے کراچی سے لاس بیلا اور میرٹھ سے گوآ کے راستہ فرار ہونے کی کوشش کی۔ مگر ایک کے سوا سب گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی تلاشیوں پر بہت سا پروپیگنڈا لٹریچر اور مسودے برآمد ہوئے

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد اور حکومت

لنڈن ۲۶ ستمبر کی خبر ہے کہ آج دارالامراء میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ ہندوستان کی تمام مجالس اور عوام کی طرف سے جنگ میں امداد کا جو یقین دلایا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ اسے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کانگرس نے تعاون کے لئے جو شرائط پیش کی ہیں۔ ان کے متعلق وائسرائے ہند کانگرس اور مسلم لیگ سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اور مختلف لیڈروں کا نقطہ نگاہ معلوم کر رہے ہیں

شملہ ۲۶ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ آج صبح ½ ۹ بجے گاندھی جی یہاں پہونچے۔ اور تین بجے بعد دوپہر وائسرائے سے ملے۔ یہ ملاقات قریباً ساڑھے تین گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے بعد گاندھی جی شام کے ½ ۷ بجے واردھا جانے کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔ اس قدر دور دراز کا سفر کر کے اسی روز واپس جانے پر لوگ حیران ہیں۔ کالکا روڈ چھ بجے شام بند کر دی جاتی ہے۔ لیکن گاندھی جی کے لئے اس کو خاص طور پر کھلا رکھا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات سے امید افزا توقعات وابستہ کی جا رہی ہیں۔ قیاس کیا جا رہا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اس مطالبہ پر کہ گورنمنٹ برطانیہ اپنی پوزیشن کو واضح کرے تفصیلاً تبادلہ خیالات ہوا جب تک مسٹر جناح اور دوسرے لیڈروں سے وائسرائے کی ملاقات نہیں ہو لیتی۔ اس وقت تک تفاصیل کے علم کی توقع نہیں۔ تاہم سیاسی حلقوں میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جا رہی ہے۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے مطالبہ کا جواب عنقریب ایک اعلان کی صورت میں دیا جائے گا۔ مگر یہ اعلان وائسرائے کی طرف سے ہوگا یا برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے بہت سی تجاویز وائسرائے کے سامنے رکھیں جو وائٹ ہال کو بھیجدی جائیں گی۔ اور ان کا جواب آنے پر وائسرائے پنڈت نہرو اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو ملاقات کے لئے بلائیں گے۔

حصار کے قحط زدگان کی امداد

حصار ۲۶ ستمبر کو ڈپٹی کمشنر نے قحط زدگان کی امداد کے لئے ایک اپیل شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ امدادی فنڈ میں ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء تک کل ۴۴۰۶۳ روپیہ تھا۔ جس میں سے ۴۲۹۶۲ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ گویا صرف ۱۱۴۱ روپے باقی ہیں۔ فنڈ کی تو یہ حالت ہے۔ مگر قحط سے پیدا شدہ صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور امداد کی ضرورت بدستور ہے۔ موسم سرما کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس لئے غرباء میں رضائیاں۔ کمبل اور گرم پارچات تقسیم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اگست کے آخر تک ۱۷۰۷ رضائیاں ۲۸۵۴ کمبل۔ ۵۱۲ واسکٹیں ۱۰۷۰۰ کوٹ گندم یا گندم کے آٹے کی ۹۴۹ بوریاں اور جوتوں کی بھری ہوئی دو بوریاں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ان میں سے اکثر اشیاء ریڈ کراس سوسائٹی کی وساطت سے موصول ہوئیں۔ مگر مختلف سکولوں نے بھی امداد میں حصہ لیا۔ تاہم اتنے وسیع رقبہ میں اس قدر امداد صفر کے برابر ہے رضائیوں اور کمبلوں وغیرہ کی کثیر تعداد کی اشد ضرورت ہے۔ مخیر اصحاب کو چاہیئے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب حصار کو اپنی امدادی رقوم یا اشیاء ارسال کر دیں۔ صاحب موصوف نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر رقم یا ہر چیز کی وصولی کی رسید وہ ذاتی طور پر دیں گے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ سرگرمی سے امداد کا وقت ہے۔ کیونکہ اگر ذرا بھی سستی اور غفلت سے کام لیا گیا تو مصیبت زدہ لوگوں کے لئے اس کے نتائج سخت ہولناک ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کے لئے ڈسپلن۔ ضبط اور اتحاد کی ضرورت

۲۶ ستمبر کو لکھنؤ میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے طلباء کے سامنے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا کہ زندگی انفرادی طور پر بھی ایک معمہ ہے۔ لیکن قومی زندگی کا مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہے۔ بالخصوص بیرونی قوتیں جب اس پر اثر انداز ہو رہی ہوں۔ ایسے حالات میں لیڈروں کو اپنے خیالات کا اظہار کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ جمہوریت کی بنیاد ہی اسی ایک بات پر قائم ہے۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ کسی فرد واحد کی رائے پر عمل کیا جائے۔ اس وقت بین الاقوامی حالات بہت نازک ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہندوستان پر ان کا کیا اثر پڑے۔ یہاں تخریبی عناصر کی ترقی کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ اور ان کی حمایت سے اجتناب لازمی ہے کامیابی حاصل کرنے کے لئے ڈسپلن۔ ضبط اور اتحاد بہت ضروری ہے۔ آج انگلستان میں مسٹر چیمبرلین سے لے کر ایک انتہا پسند کمیونسٹ تک سب متحد ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا تمام قوم ایک ہی آدمی ہے۔ مگر ہندوستان میں اس چیز کی کمی ہے یہاں لوگ محض جذبات کی رَو میں بہہ کر نعرے بلند کرنا جانتے ہیں۔

حاضرین کے ایک طبقہ نے آپ سے کہا کہ تقریر انگریزی زبان میں کریں۔ اس پر آپ نے سخت برہم ہو کر کہا کہ میرا انگریزی میں تقریر کرنا اصولاً غلط ہے۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستانی زبان سیکھے۔ جب تک کوئی شخص کسی ملک کی زبان سے واقف نہ ہو۔ وہ اس ملک کی سپرٹ کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ مختلف ممالک کی سیاحت سے میں نے یہی تجربہ اخذ کیا ہے

غیر ملکی اہم واقعات

واقعات جنگ پر وزیر اعظم برطانیہ کا تبصرہ

۲۶ ستمبر کو دارالعوام میں واقعات جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سپریم وار کونسل کا دوسرا اجلاس لنڈن میں جمعہ کے روز منعقد ہوا۔ دونوں ممالک کے درمیان ہر معاملہ میں کامل اتحاد و اتفاق ہے۔ پولینڈ میں روس کو جو حصہ ملا ہے۔ اس کے ایک حصہ پر ابھی تک روسی فوجوں نے قبضہ نہیں کیا۔ یہ حصہ پولینڈ کے نصف سے زیادہ ہے۔ پولوں نے دشمنوں کا مقابلہ جس ہمت اور جرأت سے کیا ہے۔ اس پر ساری دنیا حیران ہے۔ مغربی محاذ پر اتحادی افواج اپنی پوزیشن خوب مضبوط کر چکی ہیں جسے دشمن متزلزل نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے جرمنی کے خلاف اقتصادی جنگ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جرمنی میں خام پیداوار نہ پہنچ سکے۔ جرمنی ہمارے اس اقدام کو انسانیت سوز قرار دے رہا ہے۔ حالانکہ یہ ہرگز مذموم فعل نہیں۔ جنگ کے وقت محاصرہ کی حالت میں محاصرین شہر کے اندر کسی چیز کو داخل نہیں ہونے دیتے۔ اور اسی اصل پر ہم عمل کر رہے ہیں۔ اس چیز کو انسانیت سوز قرار دینے والوں کی اپنی یہ حالت ہے۔ کہ شہروں اور نہتے شہریوں پر وحشیانہ بمباری کرتے ہیں۔ انتباہ کے بغیر جہازوں پر تارپیڈو مار کر انہیں غرق کر دیتے ہیں۔ اور پھر اہل جہاز کی حفاظت کا انتظام کئے بغیر انہیں سمندر کی خوفناک لہروں کے حوالے کر دیتے ہیں۔

آج کے اجلاس میں مسٹر چرچل نے "جرمن آب دوزوں کی لعنت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور کہا کہ ان کا قلع قمع کرنے کے لئے تین ذرائع اختیار کئے گئے ہیں۔ اول تو کنوائے سسٹم ہے۔ یہ کیا ہے۔ اس کے ذریعہ آب دوزوں کے حملوں سے بچاؤ کا اچھا انتظام کر لیا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ گذشتہ پندرہ روز سے جو جہاز بھی برطانیہ یا سلطنت کی کسی بندرگاہ سے چلتا ہے۔ وہ آب دوزوں کے علاوہ فضائی حملوں سے حفاظت کے تمام ضروری آلات سے مسلح ہوتا ہے۔ اور بہت جلد تمام جہازوں کو مسلح کر دیا جائے گا۔ تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ برطانوی جہاز آب دوزوں کی تلاش کر کے انہیں غرق کرتے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ گذشتہ اجلاس میں بیان کیا گیا تھا۔ دو ہفتوں میں چھ سات جرمن آب دوزیں غرق کر دی گئی ہیں۔ اس وقت جتنی آب دوزیں مصروف عمل ہیں۔ یہ تعداد ان کا تیسرا یا چوتھا حصہ ہے اور کل کا دسواں حصہ۔ ہم نے آب دوزوں کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ دن دور نہیں۔ کہ جس طرح جرمنی تجارتی جہازوں کا آج سمندروں میں نام و نشان نہیں ملتا۔ کوئی آب دوز بھی دکھائی نہیں دے گی۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اعلان جنگ کے بعد پہلے ہفتہ میں برطانیہ کو ۶۵ ہزار ٹن جہازوں کا نقصان ہوا۔ دوسرے ہفتہ میں ۴۴ ہزار ٹن۔ اور تیسرے ہفتہ میں ۲۱ ہزار ٹن کا۔ اور اس ہفتہ میں ۹ ہزار ٹن کا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ جرمن آب دوزوں کے مقابلہ میں ہماری کوششیں بار ور ثابت ہو رہی ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی۔ تو بہت ہی جلد ان کی نقصان رسانی سے ہم محفوظ ہو جائینگے۔ تقریر کے آخر میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ جرمن آب دوزوں کے کپتانوں کا رویہ نہایت وحشیانہ اور انسانیت سوز ثابت ہوا ہے۔ وہ جہاز کو غرق کر دیتے اور اہل جہاز کی زندگیوں کے متعلق تمام بین الاقوامی اصول اور قواعد کے خلاف رویہ اختیار کرتے ہیں۔

امریکن غیر جانبداری کیلئے مجوزہ قواعد

واشنگٹن سے ۲۶ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ امریکہ کے قانون غیر جانبداری کے نئے مجوزہ قواعد شائع کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے رو سے امریکن جہاز مسافر یا مال لے کر جنگی ممالک کی طرف جانے کے مجاز نہ ہوں گے۔ جو ایسا کریگا اسے پچاس ہزار ڈالر تک سزائے جرمانہ دی جا سکے گی۔ جنگی ممالک سے تعلق رکھنے والے جہاز جو مال خریدیں گے وہ خود لے جائیں گے۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ مال اٹھانے سے پیشتر قیمت ادا کر دیں۔ جنگی سامان پر امریکن انشورنس انڈر رائٹروں کو جو نقصان اٹھانا پڑیگا اسے حکومت کے خلاف مطالبات کی بنیاد نہیں بنایا جا سکے گا۔ امریکن لوگ صدر جمہوریہ امریکہ کی طرف سے مقررہ قواعد کے ماتحت ہی جنگی ممالک کے جہازوں میں سفر کر سکیں گے ریڈ کراس سوسائٹی کے جہاز یا عملہ ان پابندیوں سے مستثنیٰ ہوگا۔ امریکن جہاز اپنے ساتھ اسلحہ لے کر سفر نہیں کر سکیں گے صرف اس قدر اسلحہ کی اجازت ہوگی۔ جو ضبط قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ جنگی ممالک کو امریکہ میں تمسکات فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور ان کے لئے امریکہ میں سرمایہ فراہم نہیں کیا جا سکے گا۔ صدر جمہوریہ امریکہ کو اختیار ہوگا کہ جنگی ممالک کی آب دوزوں اور مسلح تجارتی جہازوں کے لئے امریکن بندرگاہوں کے استعمال پر پابندیاں عائد کر سکیں۔ نیز یہ کہ جن علاقوں کو چاہیں "جنگی علاقے" قرار دے دیں اور امریکن باشندوں یا جہازوں کو ان میں داخلہ کی ممانعت کر دیں۔ جنگی ممالک امریکہ میں تجارتی قرضے لمبے دنوں سے زیادہ عرصہ کے لئے حاصل نہیں کر سکیں گے۔ گویا اس قانون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو ملک امریکہ سے سامان جنگ وغیرہ خریدنا چاہیں وہ قیمت نقد ادا کریں۔ اور اپنے جہازوں پر اٹھا کر لے جائیں۔ وہ آگے جا کر ڈوبے یا سلامت پہنچ جائے۔ اس سے امریکہ کو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ کو برلن اور ماسکو سے ایسے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ کہ اسلحہ کی برآمد پر سے پابندیاں اٹھانے کی مخالفت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلوا کیہ میں نازی تشدد اور آسٹریا میں بغاوت

چیکو سلوا کیہ۔ بوہیمیا اور موراویا وغیرہ میں عوام الناس کے جذبات کی جرمنی کے خلاف برانگیختگی کی خبریں بعض گذشتہ پرچوں میں دی جا چکی ہیں۔ اور نازیوں کی طرف سے وہاں جو تشدد کیا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر بھی آ چکا ہے۔ لنڈن سے ۲۶ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ کے سلوا کین قونصل جنرل نے دفتر خارجہ برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ سلوا کیہ میں اس وقت نازی سخت تشدد کر رہے ہیں۔ نازی افواج ہر جگہ چھائی ہوئی ہیں۔ تمام معاہدات اور سمجھوتوں کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ اور سلوا کیہ کے باشندوں کی زبانیں جبراً بند کر دی گئی ہیں۔ میں اپنے اہل وطنوں کی طرف سے اس شرمناک فریب کاری کے خلاف جو جرمنی نے ہم سے کی ہے۔ پر زور پروٹسٹ کرتا ہوں۔ کیونکہ برطانیہ اور فرانس کے مقاصد جنگ میرے مظلوم ہم وطنوں کے حسب حالی ہیں۔

آج رات "جرمن فریڈم سٹیشن" سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا میں بھی ہٹلر کے ظلم و استبداد کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ اور باغیوں کا رویہ اسقدر تہدید آمیز ہے۔ کہ جرمن حکام ان کو گرفتار کرنے سے گھبراتے ہیں۔ براڈ کاسٹ میں آسٹرین باشندوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ اس نازک موقعہ پر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھیں۔ اور ہڑتالیں کریں۔ کیونکہ یہ وقت ایسا ہے۔ کہ نازی حکام ان کو مراعات دینے پر مجبور ہوں گے۔ اور ہر رعائت جو ان کو ملے گی۔ وہ ہٹلر کو کمزور کرنے کا موجب ہو گی اور اس کے مظالم میں کمی کرے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرمنی کے ریڈیو سٹیشن سے جو خبریں براڈ کاسٹ کی جاتی ہیں۔ ان کی تصدیق کے لئے سارے ملک میں خفیہ انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور اب آئندہ نازیوں کی دروغ بافیوں کا تار و پود بکھیر دیا جایا کریگا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جرمنی کی حکومت جو خبریں براڈ کاسٹ کرتی ہے۔ اس میں بہت حد تک مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ حتّٰی کہ خود جرمنی لوگوں کو اس پر اعتماد نہیں۔ جرمنی کے اندر ایسے لوگوں کا وجود اور پھر ماتحت ممالک میں بغاوت جرمنی کے لئے اچھے آثار نہیں ہیں۔

وصیتیں

نمبر ۵۴۵۱ :- میں امۃ القدیر بنت پیر شیخ عبد الحمید احمدی آف ڈیرہ دون زوجہ چوہدری بدر سلطان اختر قوم شیخ عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ دون حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

مبلغ پانصد روپیہ حق مہر میرے خاوند چوہدری بدر سلطان صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے حصہ کا میرے والد صاحب پیر شیخ عبد الحمید احمدی آف ڈیرہ دون نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- امۃ القدیر بیگم بقلم خود محلہ دار الفضل قادیان

گواہ شد:- خاکسار بدر سلطان اختر کارکن تحریک جدید قادیان دار الامان (خاوند موصیہ)

گواہ شد:- پیر شیخ عبد الحمید آف ڈیرہ دون محلہ دار الفضل قادیان دار الامان والد موصیہ

نمبر ۵۴۵۲ :- میں عنایت ثریا خانم زوجہ عطاء اللہ خان قوم بلوچ عمر ۲۰ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن عارف والہ چک ۶۳ ڈاکخانہ عارف والہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ راگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر جو تا حال میرے خاوند کے ذمہ ہے -/-/۱۵۰۰ (۲) گلوبند طلائی وزنی ۵ تولہ -/-/۲۰۰ (۳) کلپ طلائی وزنی ایک تولہ قریباً -/-/۳۹ (۴) کانٹے طلائی ایک جوڑہ -/-/۲۱ (۵) سوئی طلائی ایک عدد -/-/۱۵ (۶) انگوٹھیاں طلائی چار عدد -/-/۳۰ ٹوٹل -/-/۱۸۰۵

مندرجہ بالا کل رقم مبلغ ایک ہزار آٹھ سو پانچ روپیہ میں سے ۱/۸ حصہ مبلغ -/۱۰/۲۲۵ (دو سو پچیس روپیہ دس آنہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس میں سے جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں منہا کر دی جائے۔ اور بقایا میری وفات کے بعد میرے ورثاء سے میری جائداد میں سے وصول کر لیا جائے اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد میری ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

خاکسار:- عنایت ثریا خانم بقلم خود

گواہ شد:- عطاء اللہ خان بی اے بقلم خود چک ۶۳ ڈاکخانہ عارف والہ

ای-بی

منٹگمری ۲/۸/۳۹

گواہ شد:- سیف اللہ خان بقلم خود اوورسیر پتوکی ضلع لاہور

نمبر ۵۴۳۵ :- میں ایم عطاء اللہ خان ولد ملک نیاز محمد خان صاحب قوم سگکےزئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۵½ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ رجولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اثاثۃ البیت اور ڈاکٹری کتابیں جن کی کل قیمت اندازاً یکصد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ پچپن -/۵۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط

تاریخ ۱۴ رجولائی ۳۹ء

العبد:- موصی ڈاکٹر ایم عطاء اللہ خان سب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال منٹگمری

احمدی بنانے کا طریقہ

روزانہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قول سدید دلچسپ کہانی کہہ کر دید یجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند حرام کر دینے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے۔ اور بعد مطالعہ احمدیت دل ودماغ میں سرایت کر جاتی ہے محض تبلیغ کی خاطر تین روپیہ کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے آج ہی مینیجر انگلین کالج انگلین روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھئے۔ ناپسند ہونے پر دوگنی قیمت میں واپس نہ دوں تو اس اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلدی کیجئے۔ مینیجر انگلین کالج انگلین روڈ دہلی۔

خوشخبری

۳۷ سال کے عرصہ سے اصلی ممیرا مصدقہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ وحکیم مولوی قطب الدین صاحب قیمت بجائے دس روپیہ فی تولہ کے پانچ روپیہ فی چھٹانک ضرورت مند خرید کریں۔ سرمہ ممیرا قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر:- احمد نور کابلی۔ قادیان۔ پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی اور اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ مٹی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲ر) نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ قمیصوں کیلئے ریشمی بوسکی ہے ولائتی دو گھوڑا بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے چلنے میں مضبوط ہے فائدے کی چیز ہے۔ تھان ۲۴ گز عرض ۲۷" قیمت ۱۴؍ محصول ۵ ار دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان چھ گز قیمت ۳؍ محصول ۸؍ نوٹ:- ریشم کیلا یا سوت کا تار ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام۔ آرڈر دیتے وقت سٹیشن کا نام لکھیں

عنگل سن اینڈ برادرز نمبر ۲ لدھیانہ

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ) جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ استعمال شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک لیا جائیگا۔ عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

برلن ۲۶ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ آج جرمن آبدوزوں نے حملہ کر کے دو برطانوی جہازوں کو بحر اٹلانٹک میں ڈبو دیا۔ جہاز رانوں اور مسافروں کو ایک جہاز نے بچا لیا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر برطانیہ میں ہوائی تاخت سے بچاؤ کے سلسلہ میں ۲۵ لاکھ پناہ گاہوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ جو ڈیڑھ کروڑ انسانوں کو پناہ کے لئے کافی ہونگی اور جو تمام ملک میں مختلف مقامات پر نصب کی جائیں گی۔ ان کی تیاری سے سامان جنگ کی سپلائی میں کوئی روکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔ یاد رہے۔ ۱۱ لاکھ پناہ گاہیں مکمل ہو چکی ہیں۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنگ کے آغاز سے لے کر اس وقت تک رائل ایر فورس کے طیاروں نے متعدد مرتبہ جرمن علاقوں پر پرواز کیا۔ اور ۱۸۰ لاکھ پمفلٹ پھینکے۔ جرمن طیاروں نے برطانوی طیاروں کا تعاقب کیا مگر وہ بچ کر واپس آگئے۔

کل ملک معظم نے مارشل کا لباس پہن کر رائل ایر فورس کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کیا۔ وزیر پرواز بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

آج انگلستان کے مختلف مقامات پر صبح کے وقت ہوائی حملہ کا الارم کیا گیا۔ لوگ فوراً پناہ گزین ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد خطرہ کے دور ہونے کا الارم کر دیا گیا۔

۲۴ ستمبر کی شب کو برطانوی ہوابازوں نے جرمنی میں جو اشتہارات پھینکے۔ ان میں لکھا تھا۔ کہ برطانوی اور فرانسیسی بیڑوں نے جرمنی کے تجارتی جہازوں سے سمندروں کو صاف کر دیا ہے۔ اس لئے اب جرمنی ضروری جنگی سامان کی فراہمی سے بالکل محروم ہو گیا ہے۔ اشتہارات میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ گذشتہ جنگ کی طرح آپ لوگ اب غیر جانبدار ممالک سے بھی سامان حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ کی حکومت ان کی قیمت ادا نہیں کر سکتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ رائل ایر فورس کے طیارے ہر رات جرمنی کے علاقوں میں دور دور تک پرواز کر کے اپنی طاقت کی نمائش کر چکے ہیں۔

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۲۶ ستمبر آج جرمن ہائی کمانڈ کی طرف سے وارسا کو تباہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایک اعلان میں تبلایا گیا ہے۔ کہ وارسا کے پولش کمانڈر کو ہتھیار ڈالنے کی تلقین کی گئی۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے حکومت جرمنی کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ کل سے شہر کو تباہ کرنے کی مہم شروع کی جائے۔ پہلے جرمن طیارے صرف فوجی مراکز پر ہی بمباری کرتے رہے ہیں۔ مگر اب ایسا نہیں ہوگا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اب پولینڈ کی عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش جرمن عساکر سے لڑ رہی ہیں۔

جرمن کمانڈر انچیف جو وارسا کے محاذ پر ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کی لاش کو برلن میں لا کر اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ تابوت کو ۸ فوجی افسر اٹھائے ہوئے تھے۔ ہٹلر چونکہ اس موقعہ پر موجود نہیں تھا۔ اس لئے اس کی طرف سے جنرل گوئرنگ نے پھولوں کے ہار چڑھائے۔

جرمن آبدوزوں نے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو ڈبونے کی جو مہم شروع کی ہے۔ اس کی ہر جگہ مذمت کی جا رہی ہے۔ گذشتہ دو دنوں کے اندر اندر جرمن آبدوزوں نے ۲ جہاز سویڈن اور ۲ ناروے کے ڈبو دیئے جس سے ان دونوں ممالک میں گھبراہٹ کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ حکومت سویڈن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کا کوئی جہاز اب باہر نہیں جائے گا۔ سویڈن کے تاجر اپنا مال خشکی کے راستے ناروے میں لے جا رہے ہیں۔ وہاں سے جہازوں پر باہر بھیجا جائے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ناروے کا ایک وفد لنڈن آرہا ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر مسٹر میلان ہرائن سلواک کونسل متعینہ لنڈن نے دفتر خارجہ کو بیان دیا ہے۔ کہ تمام سلواکیہ مسلح نازی افواج کے قبضہ میں ہے۔ سابقہ عہدناموں کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے سلواک قوم کو زبان ہلانے کی بھی اجازت نہیں میں سلواک کے نام پر اس غداری کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔

پیرس ۲۶ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ جرمنوں نے ارلون کے ریلوے پل کو اڑا دیا ہے اس سے صرف چند منٹ پہلے یہاں سے ایکسپریس ٹرین گزری تھی۔

لنڈن ۲۶ ستمبر جرمنی کو پولینڈ کی سرحد پر ۳۰۰ میل لمبے محاذ پر اپنی حفاظت کا سامان کرنا پڑے گا۔ وجہ یہ کہ ۲۰ لاکھ روسی فوج پولینڈ میں داخل ہو چکی ہے۔ فرانس میں لوگوں کو یقین ہے۔ کہ پہلی کمک کے بعد اس وقت تک مشرق سے مزید فوج سیگفرید لائن پر نہیں آئی۔

مبصرین کا خیال ہے۔ کہ جرمن فوج سیگفرڈ لائن میں جم کر مقابلہ کرے گی اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ہالینڈ پر حملہ کر کے وہاں فضائی اڈے قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ ان مقامات سے انگلستان پر فضائی حملے کئے جا سکیں۔

برلن ۲۶ ستمبر حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ لیبر سروس کے لئے تقریباً ۸ ہزار نوجوان عورتیں بھرتی کی جائیں گی جن کی عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال کے درمیان ہوگی۔ اور ان کے لئے علیحدہ کیمپ کھول دیئے گئے ہیں۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۲۶ ستمبر آسٹریا کے سابق چانسلر نے جو اب جنوبی فرانس میں مقیم ہے۔ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ آسٹریا کے نوجوانوں کی ایک فوج منظم کرنے کی فکر میں ہے جو اس جنگ میں برطانیہ اور فرانس کا ساتھ دے گی۔ اس میں آسٹریا کے وہ نوجوان شامل کئے جائیں گے جو فرانس میں رہائش رکھتے ہیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر ایک اطالوی اخبار نے جنگ کی موجودہ صورت حالات پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جرمنی کی سیگفرڈ لائن اسوقت فرانسیسی توپوں کی زد میں ہے۔ ایک براڈکاسٹ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ سیگفرڈ لائن کو عبور کرنے کے بعد جرمنی کی تازہ اور نئی فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

پیرس ۲۶ ستمبر کل رات موجودہ صورت حالات کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانسیسی فوج کے ہراول دستوں نے خاص سرگرمی کا اظہار کیا جب کہ سار کے مشرق میں جرمن توپ خانہ شدت سے آتشباری کرتا رہا۔

فرانسیسی اطلاعات متعلقہ جنگ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانسیسی طیارے نہایت مستعدی سے جرمن افواج کی نقل و حرکت کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جرمن افواج نے فرانس کے ایک سرحدی قصبہ کو تین اطراف سے گھیر لیا ہے۔

سرحد پر دوبارہ جرمن اور فرانسیسی طیاروں کی جنگ ہوئی جرمن طیارے تعداد میں فرانسیسی طیاروں سے زیادہ تھے مگر پھر بھی جرمنی کے تعاقب کرنے والے طیاروں کو گرا دیا گیا اور وہ فرانس کی سرحد کے اندر گرے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر مغربی محاذ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں اطراف سے سخت گولہ باری جاری ہے۔ جب سے جنگ چھڑی ہے پہلی بار اب سٹربرگ سے لے کر سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک سارے محاذ پر فریقین کے درمیان گولہ باری شروع ہو گئی ہے۔ فرانسیسی بیان مظہر ہے۔ کہ سار برکن کے جنوب مغرب میں جرمنوں کی طرف سے سرگرمی دکھائی گئی۔ لیکن فرانسیسی توپوں نے ان کی ساری سرگرمیاں ماند کر دیں۔ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ تمام سیگفرڈ لائن فرانسیسی گولہ باری کی لپیٹ میں آگئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ کی خبریں

بخارسٹ ۲۶ ستمبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ کے سابق صدر کو رومانیہ کے شہر میکاز میں نظربند کر دیا گیا ہے پولینڈ کے سپہ سالار کی نظربندی کی افواہ بھی سنی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر - بعض اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پولینڈ اور رومانیہ کے سرحدی راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ آج بخارسٹ کے سیاسی حلقوں میں اس کی تردید کر دی گئی ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ ہر دو ممالک میں آمدورفت بدستور جاری ہے۔

پیرس ۲۶ ستمبر - پولینڈ میں ایسے دستے منظم کئے جا رہے ہیں جیسے گذشتہ جنگ کے موقعہ پر کئے گئے تھے۔ اگرچہ پولینڈ میں جنگی کارروائی ختم ہو گئی ہے تاہم اسے جنگ کے خاتمہ پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ جرمنوں نے ڈریلوز (پولینڈ) کے تیل کے چشمے روسیوں کے حوالہ کرنے سے پہلے بارود سے اڑا دیئے

ہنگری ۲۶ ستمبر پولینڈ کے کارزار اور شہری علاقوں کے جو لوگ بھاگ کر ہنگری پہنچے ہیں ان کا بیان ہے کہ جرمنوں نے نہایت بے رحمی سے غیر مصافی علاقہ پر بمباری کی اور اس میں کسی سے رعایت نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں پر بھی بمباری کی گئی۔

بخارسٹ ۲۶ ستمبر - ایک براڈکاسٹ اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنوں نے یہاں کے یہودیوں کے ساتھ اس سے بدتر سلوک جاری کر دیا ہے جب جرمنی میں ان کے ساتھ روا رکھتے تھے

لنڈن ۲۶ ستمبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ پراگا پر جرمنوں کے کئی دستے پولوں نے پسپا کر دیئے۔

پولینڈ کے فرانسیسی سفیر نے پولینڈ کی شکست کے اسباب کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پولش فوج تربیت اور مردانگی میں جرمن فوج پر بہت زیادہ فوقیت رکھتی ہے۔ ان کی شکست کی وجہ صرف یہ ہوئی ہے کہ جرمنی کے پاس فضائی طاقت بہت زیادہ تھی۔ اور جرمن ہوابازوں نے بے تحاشا بمباری شروع کر دی شکست کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جرمنوں نے جنگ سے پہلے ہی جاسوسی کا وسیع جال پھیلا دیا تھا۔ چنانچہ پولش حکومت جہاں بھی گئی۔ جاسوسی کے اس سلسلہ کی بدولت جرمنوں نے بہت جلد وہ مقام معلوم کر لیا اور بلا تامل بمباری کر دی۔

روس کی خبریں

ماسکو ۲۶ ستمبر - آج موسیو مولوٹوف اور دفتر خارجہ کے دوسرے افسروں نے ترکی سفیر مسٹر سراچوگلو کا خیر مقدم کیا۔ رومانیہ بلغاریہ - یونان - ایران اور افغانستان کے وزراء اور سفراء بھی سٹیشن پر موجود تھے سٹیشن پر روسی اور ترکی جھنڈے لہرا رہے تھے

لنڈن ۲۶ ستمبر - ٹائمز کا بیان ہے کہ روس وارسا میں اپنے پاؤں جمانا چاہتا ہے۔ "تاکہ نئی پولش حکومت کی سیاسی ساخت میں اسے پورا حصہ ملے جرمنی چاہتا ہے کہ پولش حکومت سلواکیہ کی طرح جرمنی کے ماتحت ہو اور برائے نام آزاد ریاست ہو اور اس کی فوج اور خارجی سیاست جرمنی کے ہاتھ میں ہو۔

پیرس ۲۶ ستمبر - سرخ افواج کے جنرل سٹاف کا ایک اعلان مظہر ہے کہ روسی فوجوں نے پولینڈ میں لوداؤلک اور گوتی آنہ پر قبضہ کر لیا ہے مؤخر الذکر شہر وارسا سے شمال مشرق کی جانب ۱۲/۱ ۲ میل کے فاصلہ پر ہے

ہندوستان کی خبریں

امرتسر ۲۶ ستمبر - آج چھ بجے شام پولیس نے ہال بازار میں دفتر مجلس احرار امرتسر کی ناکہ بندی کی - چوہدری افضل حق کو بالائی منزل میں دوسرے احراریوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے کہ پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا آرڈی ننس کے ماتحت گرفتار کر لیا - گرفتاری کا علم ہونے پر ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ جسے پولیس نے لاٹھی چارج سے منتشر کر دیا - اس کے علاوہ بدزبان احراری شاعر جانباز کو بھی گرفتار کر لیا گیا - پولیس ابھی مزید گرفتاریوں کے لئے تلاش کر رہی ہے۔

ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ایک اشتہار میں اعلان کیا ہے کہ جو دوکاندار شہر میں کسی وجہ سے نرخ بڑھانے یا نفع کمانے کے لئے مال کا ذخیرہ جمع رکھیں گے۔ ان پر فوجداری مقدمات دائر کئے جائیں گے۔

شملہ ۲۶ ستمبر محکمہ ڈاک وتار کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی پولینڈ کو پارسل اور منی آرڈروں کی ترسیل بند کر دی گئی ہے جو پارسل اور منی آرڈر اس سے پہلے بھیجے جا چکے ہیں اگر ہو سکا تو وہ بھیجنے والوں کو واپس کر دیئے جائیں گے

متفرق خبریں

شملہ ۲۵ ستمبر - ہفتہ مختتمہ ۹ ستمبر کے دوران میں ۷۴ لاکھ روپیہ کی مالیت کا سونا ہندوستان سے باہر بھیجا گیا۔

بخارسٹ ۲۵ ستمبر - وزیراعظم رومانیہ کالنسکو کی لاش کو جلوس کی شکل میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر کرٹی ڈس آرگس کے چھوٹے سے شہر میں دفنانے کے لئے شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ لے جایا گیا فضا میں ہوائی جہاز پرواز کر رہے تھے شاہ کیرول پرنس مائیکل اور وزرائے حکومت جنازہ میں شریک ہوئے جو ہار لاش پر ڈالے گئے ان میں سے برطانیہ اور فرانس کے ہار خاص امتیاز رکھتے تھے۔

ٹوکیو ۲۵ ستمبر چین کے میدان جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جاپانی فوج کے جارحانہ اقدامات جاری ہیں ایک مقام پر چینی فوج کے ۲۰ ڈویژن (۶ لاکھ فوج) محصور ہو گئے ہیں۔

استنبول ۲۵ ستمبر - اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی حکومت ۴۰ لاکھ پونڈ قرضہ لینا چاہتی ہے جسے ملکی مفاد پر خرچ کیا جائے گا۔

دہلی ۲۵ ستمبر ویر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو مہاسبھا مختلف فرقوں کے اتحاد کے لئے جدوجہد کر رہی ہے لیکن وہ ایسا اتحاد نہیں چاہتی جس کے نتیجہ میں ہندوؤں کا تمدن - پراچین روایات اور دھرم تباہ ہو جائے۔

لکھنؤ ۲۶ ستمبر کل پولیس نے ایک ورجن خاکساروں کو ریل سے اترنے کے وقت گرفتار کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نظر بچا کر ایک مسجد میں گھس گئے تھے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک باہر نہیں نکلے۔ اس لئے پولیس مسجد کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہے تاجب مسجد سے باہر نکلیں انہیں گرفتار کر لیا جائے

لنڈن ۲۶ ستمبر اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ناروے کے ساحل کے نزدیک بحری جنگ جاری ہے آج اس سلسلہ میں بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ابھی تک اس جنگ کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

بخارسٹ ۲۶ ستمبر - شاہ رومانیہ نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ مقتول وزیراعظم کی بیوی کو عمر بھر پنشن ملتی رہے گی اس کے علاوہ مقتول کی یادگار قائم کی جائے گی۔

لنڈن ۲۶ ستمبر - پولینڈ اور رومانیہ کی سرحد پر روس کے قبضہ سے بلقان کی تشویش کم ہو گئی ہے۔ لیکن روس کے عزائم کو بدستور شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے ریاستہائے بلقان روس کے دائرہ اثر میں داخل ہونا نہیں چاہتیں انہیں امید ہے کہ وزیر خارجہ ترکی جو ماسکو گئے ہیں وہ بحیرہ اسود اور رومانیہ اور بلغاریہ کی حفاظت کے لئے معاہدہ کریں گے۔

پروفیسر فرائڈ جو نفسیات اور تحلیل وتجزیہ نفسیاتی کے مشہور عالم تھے ۲۵ ستمبر کو انتقال کر گئے۔ آپ یہودی النسل تھے اور علمی دنیا میں بڑی شہرت رکھتے تھے آپ آسٹریا کے باشندے تھے اور ہٹلر کے قبضہ کے بعد انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا مگر پھر ترک وطن کی اجازت دیدی اور یہ اسی سالہ بوڑھا انگلینڈ چلا گیا۔

امرتسر ۲۶ ستمبر سونا -/۴/۳۴ چاندی -/۸/۶۰ پونڈ -/۲/۲۷ گندم ۲/۱۲ سے ۲/۱۲/۷ نخود ۲/۱۰/۱۱/۳ سے ۳/۱۱/۱۴ لائل پور میں دال نخود -/۳/۱۵ شہد خالص -/-/۲۳ بنولہ ڈڈہ ۲/۶/۹ بنولہ بیوہ ۲/۹/۶ بنولہ دیسی ۲/۱۰/- کھل توریہ ۲/۳/۶ تیل توریہ ۹/۱۰/-

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah